قاری محمد عادل خان

نجم الدین عمر بن محمد نسفی

اسلامی عقائد پر علمائے کرام نے بہت سی نصابی کتابیں لکھی ہیں، جن میں سے دو کو بہت زیادہ شہرت نصیب ہوئی، ایک تو عقائد العضدیہ از قاضی عبدالرحمٰن بن احمد الایجی متوفی ۷۵۶ھ اور دوسری عقائد النسفی ہے۔ زیرِ نظر مضمون اسی دوسری عالمگیر شہرت کا حامل اور درسِ نظامی کی زینت کتاب عقائد النسفی اور اسکے مصنف کے بارے میں ہے۔

نام و نسب نسفی کا نام عمر بن محمد بن احمد بن اسماعیل بن محمد بن علی بن لقمان، کنیت ابو حفص اور لقب نجم الدین ہے۔ نسف میں جو ایک علما خیز شہر ہے۔ ۴۶۱ھ یا ۴۶۲ھ کو پیدا ہوئے۔ سمرقند کے محلہ سکتہ اللیادین میں سکونت اختیار کی اس لئے نسفی سمرقندی کہلاتے ہیں۔

علمی مقام نجم الدین عمر بن محمد نسفی کا شمار ان علمائے کرام میں ہوتا ہے۔ جن کی علمی منزلت ظاہر کرنے کیلئے عالم یا فاضل کہہ دینا کافی نہیں بلکہ امام، علامہ، استادِ کل اور ذوالفنون جیسے القاب سے نوازنا چاہیئے۔ ذکاوت اور فطانت، قوتِ حافظہ اور وسعتِ معلومات کے لحاظ سے "احدالائمۃ المشہورین" خیال کئے جاتے تھے۔ حسنِ سیرت اور کثرتِ عبادت میں یگانۂ روزگار تھے۔ حلِ مسائل اور فتاوٰی میں اس قدر شہرت رکھتے تھے کہ عوام الناس میں "مفتی الثقلین" کے لقب سے پکارے جاتے تھے۔

وعظ و تذکیر اور تصنیف و تالیف کے ذریعے علم کی نشر و اشاعت کی توفیق جتنی انہیں اللہ نے عطا فرمائی تھی، معاصرین میں سے کسی کو نصیب نہ ہو سکی، سینکڑوں، ہزاروں میل سے طلبہ آتے اور ان کے چشمۂ علم سے سیراب ہوتے تھے۔ عمر رضا کحالہ نے اپنی کتاب معجم المؤلفین میں انہیں محدث، مفسر، حافظ، متکلم، اصولی، مؤرخ، ادیب، ناظم، لغوی، اور نحوی جیسے القاب سے نوازا ہے۔

ان کی تصنیف کردہ کتابیں تقریباً ایک سو پچیس کے قریب شمار کی گئی ہیں۔ اور تقریباً کوئی فن ایسا نہیں جس میں انہوں نے مفید اور جامع کتاب نہ لکھی ہو۔ امتدادِ زمانہ سے جو کتابیں محفوظ ہی رہیں ان سے نسفی کی علمی جلالت ظاہر ہوتی ہے۔

اساتذہ حدیث و فقہ وغیرہ علوم کی تحصیل ساڑھے پانچ سو شیوخ سے کی تھی۔ ان میں سے شیخ الاسلام عطار بن حمزہ السغدی، صدر الاسلام ابوالیسر محمد بن محمد بن الحسین بزدوی متوفی ۴۹۳ھ، قاضی ابوعلی الحسن بن عبدالملک النسفی اور ابومحمد اسماعیل بن محمد النوحی نسفی ہیں۔ نسفی نے اپنی کتاب "تعداد الشیوخ لعمر" میں ان سب علمائے گرامی قدر کا ذکر کیا ہے۔

تلامذہ نسفی یوں تو مرجع طلبہ تھے، لیکن خاص طور پر ان کی شہرت اطراف و اکناف ماوراء النہر میں بہت زیادہ تھی، مختلف طبقات کے طلبہ نے ان سے استفادہ کیا ہے۔ ان میں خود ان کے مشائخ بھی شامل ہیں۔ اور یہ بہت بڑی سعادت ہے۔ صاحب کتاب الانساب ابوسعد السمعانی کو بھی ان سے اور ان کے بیٹے مجد نسفی سے شرف تلمذ حاصل تھا۔ نسفی کے شہرۂ آفاق شاگرد صاحب ہدایہ شیخ علی برہان الدین فرغانی مرغینانی ہیں۔ شیخ برہان الدین نے اپنے مشائخ کی فہرست کا آغاز ہی نجم اور ان کے بیٹے مجد سے کیا ہے۔

تحصیل علم کے لئے سفر نسفی نے ماوراء النہر، عراق اور حجاز کا سفر کیا ہے۔ ان ملکوں کے اہم شہروں میں تحصیل علم کے لئے سکونت اختیار کی ہے۔ ذوق شعر کے دلدادہ تھے۔ بخارا کے دوران قیام میں اکثر و بیشتر مشاعروں میں شرکت کیا کرتے تھے۔ بغداد کے قیام میں اپنی کتاب "تطویل الاسفار لتحصیل الاخبار" کا درس بھی دیتے تھے۔ ایک بار مکہ معظمہ گئے تو اس زمانے میں صاحب کشاف (تفسیر) جاراللہ زمخشری کا قیام بھی وہیں تھا۔ نسفی نے ان سے شرف ملاقات حاصل کرنا چاہا۔ مکان پر جاکر دستک دی، تو اندر سے آواز آئی کون ہے؟ نسفی نے کہا: عمر۔ زمخشری نے کہا انصرف (واپس لوٹ جاؤ) نسفی کی رگ ادبیانہ پھڑک اٹھی اور جواب میں کہا: "عمر لا ینصرف" (عمر منصرف نہیں ہوتا۔) زمخشری جواب کی برجستگی سے مجیب کی لیاقت کو تاڑ گیا اور بولا: "اذا نکر ینصرف" (جب نکرہ ہو تو منصرف ہوتا ہے۔)

وفات نجم الدین عمر بن محمد نسفی نے تحصیل علم کے بعد تقریباً ۶۰ سال علم دین کی گراں قدر خدمت کی اور شب پنجشنبہ ۱۲ جمادی الاولیٰ ۵۳۷ھ کو سمرقند میں انتقال کیا۔ اور وہیں مدفون ہوئے۔ نقی اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ۔

اولاد نجم الدین عمر بن محمد نسفی کی اولاد میں صرف ایک بیٹے کا ذکر ملتا ہے، یہ بھی باپ کی طرح بڑے صاحب علم و فضل گذرے ہیں۔ ان کا نام احمد کنیت ابواللیث اور لقب مجدالدین ہے۔ عام طور پر مجد نسفی کہلاتے ہیں۔

تصانیف نجم الدین عمر بن محمد نسفی کی سو سوا سو کتابوں میں سے مؤرخین نے صرف درج ذیل کتابوں کا ذکر کیا۔

۱۔ التیسیر فی التفسیر — یہ عربی زبان میں کلام اللہ کی تفسیر ہے، ۵۲۳ھ میں پایۂ تکمیل کو پہنچی اور ۵۲۴ھ کو املاء کرائی گئی۔ علامہ کفوی نے اسے نسفی کی تصانیف میں سب سے اہم اور نکات بدیعہ پر مشتمل بتایا ہے، پوری کتاب چار جلدوں میں ہے، ان میں سے جلد اول جو البقرہ سے آل عمران تک کی تفسیر پر محتوی ہے۔ پنجاب پبلک لائبریری لاہور کے شعبۂ مخطوطات میں محفوظ ہے، تفسیر کے شروع میں قرآن کریم کے ایک سو نام دئے گئے ہیں۔ جو علماء کیلئے

معلومات کا بہت عمدہ ذخیرہ ہیں۔ اس تفسیر کی چوتھی جلد کتب خانہ ریاست رام پور میں بھی موجود ہے۔

۲۔ الاکمل الاطول فی التفسیر ــــ یہ بھی قرآنِ کریم کی تفسیر ہے۔ خیر الدین زرکلی نے الاعلام میں اور فہرست کتب خانہ خدیویہ مصر میں اس کتاب کا ذکر موجود ہے۔

۳۔ رسالۃ فی الخطار فی قرأۃ القرآن ــــ علمِ قرأت پر ۵ ورق کا رسالہ بروکلمن نے اس کے متعدد نسخوں کا ذکر کیا ہے۔

۴۔ کتاب الیواقیت ــــ فضائل اوقات پر منتخب احادیث کا مجموعہ ہے۔

۵۔ تطویل الاسفار لتحصیل الاخبار ــــ منتخب احادیث کا مجموعہ۔

۶۔ المنظومۃ فی الفقہ ــــ یہ کتاب امام محمد بن حسن شیبانی کی جامع صغیر کی منظومہ ہے۔

۷۔ المنظومۃ النسفیہ فی الخلاف یا فی الخلافیات ــــ اس کتاب کو دونوں طرح سے لکھا گیا ہے۔ یہ نسفی کی مشہور زمانہ کتاب ہے۔ ابتدا ان الفاظ سے ہوتی ہے، باسم الالہ رب کل عبد ـ والحمد للہ ولی الحمد ـ

اس کتاب کو انہوں نے دس ابواب پر مرتب کیا ہے۔ بابِ اول امام اعظم کے اقوال پر محتوی ہے۔ باب ۲ دوم فی قولِ ابی یوسف باب ۳ سوم فی قولِ محمد باب ۴ چہارم فی اقوالِ امام اور ابی یوسف۔ باب ۵ پنجم فی اقوالِ امام اعظم و امام محمد باب ۶ ششم فی اقوال ابی یوسف و محمد باب ۷ ہفتم میں ان آئمہ کے اقوال کو الگ الگ کر کے بیان کیا ہے۔ باب ۸ ہشتم فی اقوال امام زفر۔ باب ۹ نہم فی قولِ امام شافعی۔ اور باب ۱۰ دہم امام مالک کے اقوال پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کی تکمیل انہوں نے ہفتہ کے دن ماہِ صفر ۵۰۴ھ میں کی۔ کتاب کی اہمیت اور افادیت کے پیشِ نظر علماء کے ایک بڑے گروہ نے اس کتاب کی شرحیں تالیف کیں ہیں جو خود اپنی جگہ افادیت کی حامل ہیں۔ ان میں سے چند کا ذکر بے محل نہ ہوگا۔

المستصفی ــــ حافظ الدین ابو البرکات عبداللہ ابن احمد نسفی م ۷۱۰ھ

المصفی ــــ المستصفی کی تلخیص ہے۔ " " " " "

شرح ابی اسحاق ابراہیم بن احمد موصلی م ۶۵۲ھ

شرح رضی الدین ابراہیم بن سلیمان الحموی منطقی۔ یہ کتاب دو جلدوں میں ہے۔ رضی الدین ابراہیم بن سلیمان دمشق کے مدرسہ نوریہ میں مدرس تھے۔ متوفی ۷۳۲ھ

حقائق المنظوم ــــ ابی حامد محمود بن محمد بن داؤد اللؤلوی بخاری م ۶۷۱ھ

حصر المسائل وقصر الدلائل ــــ ابی فتح علاء الدین محمد بن عبدالحمید الاسمندی سمرقندی المعروف بہ
م ۵۵۲ھ

ملتقی البحار من منتقی الاخبار ــــ ابو المفاخر محمد بن محمود السدیدی۔

النور المستنیر ــــ شیخ امام ابوبکر محمد الحدادی الحنفی۔

۸۔ کتاب الدائر فی الفقہ ــــ اس کتاب کا ایک نسخہ کلکتہ میں موجود ہے۔

۹۔ کتاب المسارح فی الفقہ ــــ اس کتاب کا ذکر مشکلات القدوری کے باب الہبہ میں موجود ہے۔

۱۰۔ کتاب طلبۃ الطلبہ ــــ یہ کتاب فقہ حنفی کی کتابوں کے اصطلاحی الفاظ کی تشریح ہے۔ آستانہ میں چھپ چکی ہے۔

۱۱۔ قید الاوابد لمانیہ تالیف الشوارد ــــ فقہ کی منظوم کتاب ہے۔

۱۲۔ الخصائل فی المسائل ــــ یہ کتاب چھ جلدوں میں ہے۔ صاحب کشف نے اس کا ذکر الخصائل فی الفروع کے نام سے کیا ہے۔

۱۳۔ المنہیات ــــ اس کتاب کا موضوع وعظ و تذکیر ہے۔ کتب خانہ آصفیہ حیدر آباد دکن میں اس کے دو نسخے محفوظ ہیں۔

۱۴۔ رسالہ فی بیان مذاھب المتصوفہ ــــ اہل تصوف کے مختلف سلسلوں کی تاریخ ہے۔

۱۵۔ تعداد الشیوخ لعمر ــــ اس میں نسفی نے اپنے شیوخ کا ذکر کیا ہے جن کی تعداد بقول زرکلی، صاحب ہدایہ اور صاحب کشف پانچ سو پچاس تھی۔

۱۶۔ القند فی علماء سمرقند ــــ یہ کتاب ادریسی کی کتاب تاریخ سمرقند کا ذیل ہے۔ اسٹوری، بروکلمن اور حاجی خلیفہ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۱۷۔ تاریخ بخارا ــــ زرکلی، ملا علی قاری اور حاجی خلیفہ نے اس کتاب کا ذکر کیا ہے۔

۱۸۔ الاشعار بالمختار من الاشعار ــــ بیس جز میں ضخیم کتاب ہے عربی کے منتخب اشعار کا مجموعہ ہے۔

۱۹۔ عجالۃ الغشبی لضیفہ المغربی ــــ اس کتاب کا ذکر صرف ممون نے کیا ہے۔

۲۰۔ مطلع النجوم و مجمع العلوم ــــ یہ کتاب علوم متداولہ کی انسائیکلوپیڈیا ہے۔

۲۱۔ النجاح فی شرح کتاب اخبار الصحاح ــــ بخاری شریف کی شرح ہے۔ اس کتاب کا ذکر زرکلی نے کیا ہے۔

۲۲۔ آداب الطریقہ ــــ تصوف پر (نامہ آستان قدس خصوصی شمارہ ص ۶۷) ایک عمدہ کتاب ہے۔

۲۳۔ عقائد النسفی ــــ اس کتاب کے متعلق جمہور کی رائے یہ ہے کہ یہ نجم الدین عمر بن محمد نسفی کی کتاب ہے۔ بروکلمن، الیاس سیرکیس، حاجی خلیفہ، زرکلی، عمر رضا کحالہ وغیرہم نے بلا اظہار اختلاف انہیں سے منسوب کی ہے، صاحب حدائق الحنفیہ مولوی فقیر محمد جہلمی نے صاحب کشف کو الزام دیا ہے اور کہا ہے کہ یہ صاحب کشف کے قلم کا زلہ ہے۔ لیکن صاحب حدائق کا یہ کہنا بلا ثبوت ہے۔

عقائد النسفی کا ایک قدیم نسخہ جو راقم الحروف کو دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری سے ۴۲، ۲۹۷ ن ۴۷ ع کے تحت دست یاب ہوا، یہ ولیم کورٹن (WILLIAM COURTON) کا ایڈٹ کیا ہوا ہے۔ یہ ایک ہی جلد میں دو کتابوں کا مجموعہ ہے۔ ایک کتاب عقائد پر ابوالبرکات عبداللہ ابن احمد نسفی کی ہے۔ اور دوسری کتاب عقائد النسفی عمر بن محمد نسفی کی ہے۔ یہ کتاب ۱۸۴۳ء میں اورنٹیل ٹیکسٹ بکس کے زیرِ نگرانی چھپی تھی۔ اس کے ابتدائی الفاظ یہ اِس "قال الشیخ الامام نجم الدین ابوحفص عمر بن محمد بن احمد نسفی" ان الفاظ سے ظاہر ہے کہ یہ نجم الدین عمر بن محمد نسفی ہی کی تالیف ہے۔ کتاب ۹۰ سطروں پر مشتمل ہے۔ عقائد کو سادہ اور آسان پیرایہ میں بیان کیا گیا ہے۔

عقائد کے متعلقات پر مختصراً روشنی ڈالی گئی ہے۔ اہلِ سنّت والجماعت کے تقریباً تمام عقائد کو نہایت اختصار سے بیان کر دیا گیا ہے۔ کتاب سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس دور میں عقائد کے محدود کیا تھے۔ آجکل عقائد سے متعلق بہت سے نئے مسائل پیدا ہو گئے ہیں۔ جو اہلِ سنّت میں وجہ نزاع ہیں۔ اور کئی نئی باتیں بھی آجکل عقائد میں داخل ہو گئی ہیں جن کا عقائد سے دور کا تعلق بھی نہیں۔

کتاب عقائد النسفی کے مباحث جیسا کہ عرض کیا جا چکا ہے کہ عقائد النسفی صرف اٹھانوے سطروں پر مشتمل علمِ عقائد میں ایک مختصر ترین رسالہ ہے۔ انداز ایسا ہے۔ جیسے عمر بن محمد نسفی سے کسی نے ان کے عقائد کے متعلق استفسار کیا ہو اور انہوں نے جواب میں یہ رسالہ تحریر کر کے پیش کر دیا ہو۔

عقائد النسفی کے مباحث بحث اوّل۔ ردِ سوفسطائیہ اور حقائقِ اشیاء۔ بحث دوم۔ حدوثِ عالم اور صانعِ عالم کی معرفت کا بیان۔ بحث سوم۔ کلامِ باری تعالیٰ غیر مخلوق ہے۔ بحث چہارم۔ حشر و نشر اور اس کے متعلقات کے بیان میں اس بحث میں معتزلہ کا رد بھی کیا گیا ہے۔ بحث پنجم۔ ایمان اور اس کے متعلقات جس میں امام ابوحنیفہ کا مسلک بیان کیا گیا ہے۔ بحث ششم، رسالت اور اس کے متعلقات۔ بحث ہفتم، ملائکہ پر ایمان۔ بحث ہشتم، معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق نیز کراماتِ اولیاء کی تصدیق کے بیان میں۔ بحث نہم۔ خلفائے راشدین کی فضیلت اور منقبت۔ بحث عاشرہ میں امام (امیر) اور اس کے فرائض و حدود بیان کئے گئے ہیں۔

یہ بحث قابلِ غور ہے۔ اس بحث میں مسلمانوں کے امام (امیر) کے فرائض بیان کئے گئے ہیں جس سے اسلامی ریاست کے مقتدرِ اعلیٰ کے فرائض متعین ہوتے ہیں۔

لکھتے ہیں کہ امیر کے فرائض میں احکامِ شریعت کا نفاذ۔ حدود کا قیام، سرحدوں کی حفاظت، لشکر کی تیاری، زکوٰۃ کی وصولی، باشندگانِ ریاست کے جان و مال کا تحفظ۔ قیامِ صلوٰۃ عید و جمعہ کا اہتمام لوگوں کے درمیان تنازعات کا انصاف و حق سے طے کرنا۔ بے سہاروں کی شادی بیاہ کا بوجھ بھی حکومت کے ذمہ ہے۔ ایک اعلیٰ اسلامی ریاست کا ڈھانچہ ان فرائض کی ادائیگی سے قائم رہ سکتا ہے ـــــــ آخر میں عشرہ مبشرہ کی تصدیق ہے۔ اور ان باتوں کا بیان

ہے جن باتوں سے آدمی دائرۂ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔

عقائد النسفی کی درسِ نظامیہ میں شمولیت کے اسباب ۱۔ درسِ نظامی میں عموماً وہ کتابیں شامل ہوتی رہیں جو اپنے فن میں جامع اور مختصر ترین ہو، تاکہ طلبہ کی علمی و فکری استعداد میں اضافہ ہو اور وہ زیادہ سے زیادہ اور بہتر کیطرف رجوع کر سکیں۔

۲۔ اس میں بیان کردہ عقائد اہل سنت والجماعت کے عقائد کے مطابق تھے۔ درسِ نظامی میں بیشتر کتب حنفی علماء کی تالیف کردہ ہیں۔

۳۔ کتاب میں الجھاؤ نہیں بلکہ الفاظ سیدھے سادے زبان نہایت سادہ اور اندازِ بیان شگفتہ ہے۔ لطیف پیرائے میں اسلام کے وہ عقائد بیان کئے گئے ہیں جن کی تعلیم ایک عام مسلمان کے لئے ضروری ہے۔

۴۔ علمائے کرام نے اس کو پسند کی نظر سے دیکھا۔

مندرجہ بالا تمام باتیں عقائد النسفی پر صادق آتی تھیں اس لئے اس کتاب کو یہ شرف حاصل ہو گیا۔

شروح وحواشی علی عقائد النسفی بہ اضافہ جدیدہ کتاب کی مقبولیت کے سبب علماء کی ایک کثیر جماعت نے اس کتاب کی شرحیں لکھی ہیں۔ اور بہت سے حواشی تحریر کئے ہیں ان میں سے راقم الحروف کو جو ملے وہ درج کئے جاتے ہیں۔

۱۔ غرر الفوائد و درر الفرائد۔ علامہ سعد الدین مسعود بن عمر تفتازانی م ۷۹۱ھ

۲۔ شرح مولی رمضان بن محمد۔

۳۔ حاشیہ مولی احمد بن موسیٰ المعروف بہ خیالی م بعد ۸۶۲ھ

خیالی کے حاشیہ پر صاحبِ کشف نے لکھا ہے: "وھی مقبولہ سلک فیھا مسلک الایجاز یمتحن بھا الاذکیاء من الطلاب۔"

۴۔ حاشیہ مولی مصلح الدین مصطفیٰ قسطلانی المعروف بہ کستلی م ۹۰۱ھ

۵۔ حاشیہ مولی علاؤ الدین بن علی بن مجد الدین بن محمد بن مسعود بن محمود بن محمد بن امام فخر الدین رازی المعروف بہ مصنفک م ۸۷۱ھ

۶۔ حاشیہ مولی محمد بن مانیاس۔ اس حاشیہ کا ذکر صاحب حدائق الحنفیہ نے کیا ہے۔

۷۔ حاشیہ مولی صلاح الدین استاد سلطان بایزید بن محمد خاں۔ یہ حاشیہ علماء میں کافی مقبول ہوا۔

۸۔ حاشیہ مولی عصام الدین ابراہیم بن محمد اسفرائنی م ۹۴۵ھ صاحبِ کشف نے اس حاشیہ کے بارے لکھا ہے: "وھی حاشیۃ لطیفۃ العبارۃ دقیقۃ الاشارۃ۔" حجم میں حاشیہ خیالی سے قدرے ضخیم ہے۔

۹۔ حاشیہ مولی الیاس بن ابراہیم السینابی۔

۱۰۔ حاشیہ مولی محمد بن عوض۔

۱۱۔ حاشیہ مولی احمد ابن عبداللہ قرمی م ۹۷۳ھ یا ۸۶۲ھ

۱۲۔ حاشیہ مولی شمس الدین قرہ جہ احمد م ۸۵۴ھ

۱۳۔ شرح مولی محی الدین محمد المعروف بہ بیز الوجہ یہ سلطان بایزید کے استاد تھے۔

۱۴۔ حاشیہ مولی سنان الدین یوسف الحمیدی م ۹۱۲ھ

۱۵۔ حاشیہ مولی علاء الدین العربی م ۹۰۱ھ

۱۶۔ حاشیہ لطف اللہ بن الیاس رومی م بعد ۹۲۰ھ

۱۷۔ حاشیہ مولی لطفی زادہ صاحب کشف کا کہنا ہے کہ یہ حاشیہ درجہ سے گرا ہوا ہے۔

۱۸۔ حاشیہ مولی خضر شاہ رومی منشاوی م ۸۵۳ھ

۱۹۔ حاشیہ مولی محی الدین محمد بن ابراہیم نکساری م ۹۰۱ھ

۲۰۔ تحفۃ الفوائد لشرح العقائد۔ قاضی شہاب الدین احمد بن یوسف حضنکیفی سندی م ۸۹۵ھ

۲۱۔ حاشیہ مولی حکیم شاہ محمد بن مبارک قزوینی م ۹۲۰ھ کے قریب۔

۲۲۔ حاشیہ شیخ رمضان بن عبدالمحسن المعروف بہ بہشتی م ۹۷۹ھ

۲۳۔ حاشیہ شیخ محمد بن قاسم الغزی شافعی معروف بہ ابن غرابیلی م ۹۱۸ھ

۲۴۔ حاشیہ مولی قول احمد اس حاشیے کے بارے میں صاحب کشف رقم طراز ہیں۔ "وھی حاشیۃ دقیقۃ متداولۃ بین الاعجام وھی اصعب وادق من بحر الافکار" یعنی یہ حاشیہ بحر افکار سے زیادہ دقیق، متداول اور مقبول انام ہے۔

۲۵۔ بحر الافکار مع حاشیہ خیالی حسن بن حسین بن محمد مدرس مدرسۂ مصریہ کتاب ایاس پاشا کیلئے تالیف کی گئی تھی۔

۲۶۔ حاشیہ قرہ کمال اسماعیل بن بالی۔

۲۷۔ حاشیہ مولی العالم محمد المرعشی المعروف بہ بساچقلی زادہ م ۱۱۵۰ھ
اس حاشیے کے علاوہ ان کے دو اور حواشی بھی ہیں۔

۲۸۔ حاشیہ شیخ عز الدین محمد بن ابی بکر ابن جماعہ ۸۱۹ھ

۲۹۔ مطلع بدور الفوائد و منبع جواہر الفرائد۔ منصور طبلاوی شافعی۔

۳۰۔ حاشیہ حسن چلپی بن شمس الدین محمد شاہ ابن الفناری م ۸۸۶

۳۱۔ حاشیہ جو سلطان محمد خاں کے ایماء پر تالیف کیا گیا تھا۔ صاحب کشف نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۳۲۔ حاشیہ مولی احمد بردعی۔ صاحب کشف کا کہنا ہے کہ یہ ایک بہترین شرح ہے۔ اور مثل حاشیہ رمضان کے علماء اور طلبہ میں مقبول ہے۔ اس کی تکمیل ۸۵۰ھ میں ہوئی۔

۳۳۔ تعلیق الفرائد علی شرح العقائد۔ شیخ ابراہیم لقانی مصری م ۱۰۴۰ھ

۳۴۔ حاشیہ ملا عبدالحکیم سیالکوٹی اس حاشیے کے بارے میں صاحب کشف لکھتے ہیں: "وھی احسن الحواشی مقبولۃ عند العلماء" کسی نے فارسی میں بھی اس کی تعریف کی ہے۔

خیالات خیالی بس عظیم است　　　برائے حل او عبدالحکیم است

۳۵۔ حاشیہ مولی محمد بن حمزہ مشہور بہ تفسیری آفندی م ۱۱۱۱ھ

۳۶۔ حاشیہ مولی فاضل سید محمد بن حمید الکفوی۔ اس حاشیے کی خوبی یہ ہے کہ اس میں شرح عقائد پر مکمل تبصرہ ہے۔ راقم الحروف کو مل نہ سکا۔

۳۷۔ حاشیہ عبداللہ بن محمد بن یوسف مقری شہیر بہ یوسف آفندی م ۱۱۶۸ھ

۳۸۔ الفرائد فی حل شرح العقائد۔ علامہ محمد ابن ابی شریف قدسی م ۹۰۵ھ۔ یہ عمدہ شرح میں سے ہے۔

۳۹۔ حاشیہ شہاب الدین احمد بن محمد م ۸۵۴ھ

۴۰۔ حاشیہ محمد بن احمد بن علی

۴۱۔ نکات علی شرح العقائد۔ امام برہان الدین ابراہیم بن عمر البقاعی م ۸۸۵ھ

۴۲۔ شرح شمس الدین ابی الثناء محمود بن احمد اصفہانی م ۷۴۹ھ

۴۳۔ القلائد علی شرح العقائد۔ جمال الدین محمود بن احمد بن مسعود قونوی حنفی الشہیر بہ ابن سراج م ۷۷۰ھ

۴۴۔ القول الوفی لشرح عقائد النسفی۔ شیخ امام شمس الدین محمد ابن شیخ زین الدین ابی العدل قاسم الشافعی، اس شرح کی تکمیل ۸۷۱ھ میں ہوئی۔

۴۵۔ شرح ابن حزم اندلسی۔

۴۶۔ ایک اور حاشیہ ابن حزم اندلسی کی شرح پر بھی ہے۔ اس کے مؤلف بدرالدین محمد ابن احمد خطیب ہیں۔ ۹۴۳ھ

۴۷۔ حل العقائد فی شرح العقائد احمد بن عثمان الھروی الخیر زیانی۔ م ۹۰۰ھ

۴۸۔ نظم للعقائد النسفیہ۔ ابی بکر بن احمد الجوروی رومی مدرس حنفی م ۱۲۰۳ھ

۴۹۔ فرائد القلائد و غرر الفوائد علی شرح العقائد۔ شیخ علی بن علی بن احمد البخاری مؤلف کا کہنا ہے کہ اس کے علاوہ ایک اور شرح بھی میں نے کی ہے۔

۵۰۔ عقائد النسفی منظوم قاضی عمر بن مصطفیٰ طرابلسی۔ اس کی تکمیل ۱۱۲۶ھ میں ہوئی۔

۵۱۔ شرح قاضی عمر بن مصطفیٰ طرابلسی۔ یہ نظم کے علاوہ ہے۔

۵۲۔ تخریج احادیث عقائد النسفی۔ شیخ جلال الدین سیوطی م ۹۱۱ھ

۵۳۔ تخریج احادیث عقائد النسفی مولیٰ علی بن محمد القاری مکی۔ م ۱۰۱۴ھ

۵۴۔ حاشیہ شیخ محمد طاہر سنبل المکی صاحب ضیاء الابصار۔

۵۵۔ میزان العقائد۔ شاہ عبدالعزیز ابن شاہ ولی اللہ محدث دہلوی م ۱۲۶۲ھ شاہ عبدالعزیز کے چند دیگر تعلیقات کا ذکر حافظ رحیم بخش نے "حیات ولی" ص ۶۳۱ میں کیا ہے۔ لکھتے ہیں: "شرح عقائد کے اگرچہ بہت سے حواشی اور تراجم میرے نظر سے گذرے ہیں۔ لیکن شاہ صاحب کے حواشی اپنی طرز میں نرالے ہیں۔ شاہ صاحب نے ان میں وہ طرز بیان اختیار کیا ہے جس سے شرح عقائد کے مشکل اور لاینحل مسائل بالکل پانی کیطرح ہو گئے ہیں۔ یہ حواشی میں نے اپنے ایک دوست کے کہنہ مسودات میں دیکھے ہیں" شاہ صاحب کا ایک حاشیہ اردو میں میزان العقائد کے نام سے چھپ چکا ہے۔ جو شرح عقائد تفتازانی کے حاشیے پر ہے۔

۵۶۔ شرح عقائد کی فارسی شرح۔ عبداللہ حالی ابن مولوی حاجی نور محمد بن لعل دین بن ملّا محمد یوسف ساکن پکّا لاراں ریاست بہاولپور تاریخ تالیف ۱۳۱۸ھ۔ اس کتاب کا ایک نسخہ ادارہ ثقافت اسلامیہ کے کتب خانے میں موجود ہے۔ راقم الحروف نے دیکھا ہے۔ خاصی ضخیم اور عمدہ شرح ہے۔

۵۷۔ حاشیہ علاء الدین بن شیخ منصور لاہوری۔ ڈاکٹر زبیر احمد نے اس کتاب کا ذکر کیا ہے۔

۵۸۔ حاشیہ علی شرح العقائد قاضی نظام بدخشانی م ۹۹۲ھ

۵۹۔ حاشیہ وجیہ الدین گجراتی م ۹۹۸ھ (ڈاکٹر زبیر احمد)

۶۰۔ حاشیہ ملا حسن م ۱۰۸۱ھ مخطوطہ۔ حوالہ ڈاکٹر زبیر احمد۔

۶۱۔ حاشیہ ملا قطب الدین شہید بن عبدالحلیم بن عبدالکریم سہالوی م ۱۱۰۳ھ (ایضاً)

۶۲۔ الحاشیہ علی العقائد النسفیہ نور محمد کشمیری م ۱۱۹۵ھ۔ ڈاکٹر زبیر احمد۔

۶۳۔ النبراس شرح عقائد النسفیہ عبدالعزیز بن احمد ملتانی۔ یہ شاہ عبدالعزیز کے ہم عصر تھے۔

... الفرائد (اردو) مولانا محمد حیات سنبھلی ناظم مدرسہ اسلامیہ عربیہ حیاۃ العلوم مراد آباد تاریخ طبع ۱۳۷۶ھ

۶۵۔ خلاصۃ الایوبی علی الخیالی۔ ناشر حاجی عبدالحکیم قصہ خوانی بازار پشاور۔

۶۶۔ حاشیہ مولانا قدر الدین خدر خیلی۔

۶۷۔ شرح عقائد النسفی کا انگریزی ترجمہ از ای۔ای۔ ایلڈر مع تعارف کولمبیا یونیورسٹی پریس نیویارک ۱۹۵۰ء

اس مضمون میں درج ذیل کتابوں سے استفادہ کیا گیا ہے :

۱۔ کشف الظنون ۲۔ الاعلام ۳۔ معجم المؤلفین ۴۔ الجواہر المفیدج اوّل، دوم
۵۔ حدائق الحنفیہ ۶۔ حیات ولی ۷۔ عربی ادبیات میں پاک و ہند کا حصہ۔ ۸۔ سیر الاصناف
۹۔ اخبار النحات ۱۰۔ مخطوطات عربیہ پنجاب پبلک لائبریری ۱۹۶۷ء
۱۱۔ فہرست کتب کتب خانہ آصفیہ حیدر آباد دکن (بھارت) ۱۲۔ مقالات عرشی۔
۱۳۔ الیضاح المکنون فی الذیل کشف الظنون۔ ۱۴۔ عقائد النسفی۔

SUPPLEMENTARY CATALOGUE OF ARABIC PRINTED BOOKS IN THE BRITISH MUSEUM, 1959 _ P. 727.

A DESCRIPTIVE CATALOGUE OF THE ORIENTAL MSS. BELONGING TO THE LATE E. G. BROWNE, 1932 _ P. 5

ٹنڈر نوٹس

مندرجہ ذیل کام کیلئے محکمہ بی اینڈ آر ٹھیکیداروں سے جنہوں نے سالِ رواں یعنی ۷۶؍۳۰ تک رجسٹریشن فیس جمع کی ہوں۔ اور جو اس کام کیلئے پریکوالیفائڈ ہوں، سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں درخواستیں برائے ٹنڈر فارم مقررہ تاریخ سے پہلے زیر دستخطی کے دفتر میں دینا چاہیئے۔

نام کام	تخمینہ لاگت	زربیعانہ	میعاد تکمیل کام	تاریخ ٹنڈر کھولنے کی
میل ۲۵۲/۴ جی ٹی روڈ میں پل کی تعمیر کا کام	۱۵۰۰۰۰/-	۳۰۰۰/-	نو ماہ	۷۶-۳-۲۰ بارہ بجے دوپہر

دیگر قواعد و ضوابط زیر دستخطی کے دفتر میں ہر روز اوقات کار میں دیکھے جا سکتے ہیں۔

فضل محمود خان
ایگزیکٹو انجینئر ہائی۔ وے پراجیکٹ
ڈویژن نوشہرہ

INF (P) - 284